© rasailojaraid.com



# نظرات

ابھی پاکستان ریڈیو سے یہ خبر وحشت اثر معلوم کر کے سخت صدمہ اور رنج ہوا کہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا قلب کی حرکت کے بند ہو جانے سے انتقال پُر ملال ہو گیا، دار العلوم دیوبند کے جو حضرات اساتذہ راقم الحروف کے بھی اساتذہ تھے حضرت مفتی صاحب اُن کی آخری یادگار تھے اب وہ بھی نہیں رہے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

داغِ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

دیوبند میں دو خاندان علم وفضل اور دینی خدمات وفیوض کے اعتبار سے بہت نمایاں ہیں، ایک عثمانی اور دوسرا صدیقی، مفتی صاحب مرحوم اول الذکر خاندان کے گل سرسبد تھے مولانا محمد یٰسین صاحب جو دار العلوم دیوبند میں درجۂ فارسی کے صدر المدرسین اور نہایت باکمال استاذ تھے وہ آپ کے والدِ ماجد تھے، ۱۳۱۴ھ میں پیدا ہوئے، از اول تا آخر پوری تعلیم دار العلوم میں پائی، ۱۳۳۶ھ میں فراغت پائی، اس زمانہ میں دار العلوم کا آفتاب جہاں تاب نقطۂ عروج پر تھا اس بنا پر مفتی صاحب کو اکابر علماء و مشائخ دیوبند سے استفادہ کا بہترین موقع ملا، کہتے ہیں کہ چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے، لیکن جہاں علم و عمل کے چند در چند شمعہائے روشن مصروفِ انجمن آرائی ہوں تو اُن کی فیض رسانی کا عالم کیا ہوگا! ذہانت، ذوقِ علم و جستجو اور محنت و کاوش کا ملکہ خداداد تھا اس لئے مفتی صاحب جب فارغ ہوئے تو دار العلوم کے قابلِ فخر فرزند تھے، فراغت کے بعد حضرت مولانا مف



© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



زالرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی اور تربیت کے زیرِ سایہ دارالافتاء میں بھی کام کیا اور درس و تدریس کی خدمت بھی انجام دی، یہاں تک کہ دونوں شعبوں میں بڑا نام پیدا کیا، اور اب خود اکابرِ دیوبند میں اُن کا شمار ہونے لگا، اگرچہ تمام علوم و فنون متداولہ میں پختہ اور ٹھوس استعداد کے مالک تھے، لیکن خاص فن فقہ تھا اور اس مناسبت سے تفقہ فی الدین اُن کا جوہرِ ذاتی تھا۔

تقسیم کے بعد پاکستان چلے گئے اور کراچی میں مقیم ہوتے، یہاں اسلامی دستور مرتب کرنے کے لئے جو سرکاری کمیٹی بنی تھی برسوں تک اُس کے رکن رہے، اسی درمیان میں عربی کا ایک بڑا مدرسہ قایم کیا جس کے خود مہتمم تھے، پاکستان میں اُن کی حیثیت صدر مفتی کی تھی تصنیف و تالیف کا ذوق فطری تھا دارالعلوم دیوبند کے فتاوی "امداد الفتاوی" کے نام سے آٹھ جلدوں میں مرتب اور مدون کئے جو دیوبند سے شایع ہو کر مقبول عوام و خواص ہو چکے ہیں، "معارف القرآن" کے نام سے کئی جلدوں میں تفسیر لکھی، ختمِ نبوت، مسائل جدیدہ، اور دولت کی تقسیم اور اوزانِ شرعیہ کے نام سے الگ الگ نہایت مفید اور بصیرت افروز رسالے لکھے، البلاغ اُن کا اپنا ماہنامہ تھا اُس میں بھی وقتاً فوقتاً اُن کے قلم سے بہت اچھے دینی اور اصلاحی مقالات نکلتے رہتے تھے، کئی سال سے صحت خراب ہو گئی تھی، متعدد بار دل کا دورہ پڑا، ہسپتال میں داخل رہے اور اچھے ہو گئے، گذشتہ سفرِ پاکستان کے موقع پر کم و بیش تیس برس کے بعد اُن کی قیام گاہ پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو بے حد خوش ہوتے، دعائیں دیں اور کافی دیر تک باتیں کرتے رہے، لیکن اُن کے چہرہ بشرہ سے یہ اندیشہ ضرور تھا کہ اب اگر دل کا دورہ پھر ہوا تو جاں بر نہ ہو سکیں گے، چنانچہ یہی ہوا۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔

افسوس ہے مولانا محمد اویس صاحب نگرامی بھی ایک طویل علالت کے بعد ۲۷ر اگست کی سہ پہر کو لکھنؤ میں داعی اجل کو لبیک کہہ کر اس خاکدانِ عالم سے رخصت



© rasailojaraid.com